قارئین کے خطوط
ایڈیٹر کے نام

افکار و تاثرات

مدرسہ معراج العلوم بنوں۔ سیاسی انتقام کی زد میں | صوبہ سرحد کے گورنر جناب محمد اسلم خان صاحب خٹک نے حال ہی میں ایک حکم کے ذریعہ صوبہ سرحد کا ممتاز دینی ادارہ مدرسہ معراج العلوم بنوں کو سرکاری تحویل میں لینے کا اعلان کیا ہے۔ اور اب منتظمین مدرسہ ہذا کو ایک ہفتہ کے اندر اندر مدرسہ خالی کرنے اور سرکار کے حوالے کرنے کا نوٹس بھی دیا گیا ہے۔

قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد اہلیان بنوں نے معراج العلوم کے نام پر ایک دینی ادارے کی بنیاد رکھی۔ اور مولانا محمد عجب نور صاحب مراد آبادی اور مولانا صدر الشہید صاحب دیوبندی اس کے پہلے علی الترتیب مہتمم اور ناظم اعلیٰ مقرر کر دئیے گئے۔ ضلع بنوں کے ہر مرد و زن نے بلا امتیاز سیاسی وابستگی کے خون پسینہ کی کمائی سے اس نوزائیدہ دینی پودے کی آبیاری کی۔ انہوں نے ہر وقت اور ہر ذرائع سے اس کی ترقی میں کوششیں کیں۔ مصائب جھیلے، تکالیف برداشت کیں۔ آج حال یہ ہے کہ دور دراز علاقوں اور ضلعوں سے سینکڑوں طلبا اور حفاظ ۱۸ جیّد اور ممتاز مدرسین کے زیر سایہ تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ہر سال بہت طلباء اور حفاظ فارغ التحصیل ہو کر دستار بندی کرتے ہیں۔

سنہ ۱۹۶۶ء میں مولانا محمد عجب نور صاحب کے انتقال کے بعد اہلیان بنوں نے بالاتفاق اہتمام کی ذمہ داریاں بھی مولانا صدر الشہید دامت برکاتہم کے سپرد کیں۔ اعلیٰ فہم و فراست، تدبر، دور اندیشی، منتظمانہ قابلیت اور طلباء کی اعلیٰ اور بہترین طریقہ سے تعلیمی اور اخلاقی تربیت کرنے کی وجہ سے عوام نے سنہ ۱۹۷۰ء میں آپ کو مجبور کر کے قومی اسمبلی کا ممبر منتخب کیا۔

آپ چونکہ موجودہ برسر اقتدار جماعت کی پالیسیوں سے عدم اتفاق کی بدولت آپ کی ہمدردیاں حکومت کی بجائے اپوزیشن کے ساتھ ہیں۔ لہٰذا آپ کو ہر ممکن ذرائع سے تنگ کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا......

حال ہی میں بنوں کے چند سرمایہ داروں اور خوانین کے اشارے پر اٹھائے جانے والے اقدام